بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۸	۳۰ احسان ۱۳۴۲ ہش ۸ صفر ۱۳۸۳ھ ۳۰ جون ۱۹۶۳ء	نمبر ۱۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ جون بوقت ۷½ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کو کچھ ضعف کی تکلیف رہی۔ کل شام کے وقت بے چینی بھی رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے

کل اور پرسوں حضور نے تیرہ احباب کو شرف زیارت بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک زبردست اور روشن دلیل

آپ ایسے وقت میں معبوث ہوئے کہ جب زمانہ کی حالت ایک عظیم روحانی مصلح کی متقاضی تھی

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے کہ جب تمام دنیا میں شرک اور گمراہی اور مخلوق پرستی پھیل چکی تھی اور تمام لوگوں نے اصول حقہ کو چھوڑ دیا تھا اور صراط مستقیم کو بھول بھلا کر ہر ایک فرقے نے الگ الگ بدعتوں کا راستہ لے لیا تھا۔ عرب میں بت پرستی کا نہایت زور تھا۔ فارس میں آتش پرستی کا بازار گرم تھا۔ ہند میں علاوہ بت پرستی کے اور صدہا طرح کی مخلوق پرستی پھیل گئی تھی اور انہیں دنوں میں کئی پوران اور پستک کہ جن کے رو سے بیسیوں خدا کے بندے خدا بنائے گئے اور اوتار پرستی کی بنیاد ڈالی گئی تصنیف ہو چکی تھی اور بقول پادری بورٹ صاحب اور کئی فاضل انگریزوں کے ان دنوں میں عیسائی مذہب سے زیادہ اور کوئی مذہب خراب نہ تھا اور پادری لوگوں کی بدچلنی اور بے اعتقادی سے مذہب عیسوی پر ایک سخت دھبہ لگ چکا تھا اور مسیحی عقائد میں نہ ایک نہ دو بلکہ کئی چیزوں نے خدا کا منصب لے لیا تھا۔ پس آنحضرتؐ کا ایسی عام گمراہی کے وقت میں مبعوث ہونا کہ جب خود حالت موجودہ زمانہ کی ایک بزرگ مصلح اور مصلح کو چاہتی تھی اور ہدایت ربانی کی کمال ضرورت تھی اور پھر ظہور فرما کر ایک عالم کو توحید اور اعمال صالحہ سے منور کرنا اور شرک اور مخلوق پرستی کا جو ام الشرور ہے قلع قمع فرمانا اس بات پر صاف دلیل ہے کہ آنحضرتؐ خدا کے سچے رسول اور سب رسولوں سے افضل تھے۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲ حاشیہ نمبر ۱)

مبلغ نائیجیریا مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب ۲ر جولائی کو ربوہ پہنچ رہے ہیں

مبلغ نائیجیریا مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی معہ اہل و عیال مورخہ ۲ جولائی ۱۹۶۳ء بروز جمعرات شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں۔

مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواستِ دعا

زیورک سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برادرم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ کا بیٹا شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت بچے کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شریف احمد باجوہ۔ گجرات)

تعلیم القرآن کلاس یکم جولائی سے شروع ہو رہی ہے

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں یکم جولائی ۱۹۶۳ء سے شروع ہو رہی ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ فاضل اور گریجوایٹ احباب کے علاوہ کم تعلیم والے دوست بھی کلاس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم سیکھنے کے اس خاص موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ کلاس کا تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کر دیا جائے گا انشاء اللہ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت میاں غلام قادر صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۹ جون۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم سابق مبلغ سنگاپور محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کے والد حضرت میاں غلام قادر صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابہ میں سے تھے ۲۸ اور ۲۹ جون ۱۹۶۳ء اتوار و پیر کی درمیانی شب ۹ بجے کے قریب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۸۹۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ کی عمر سو سال کے قریب تھی۔ (باقی دیکھیے ۸)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ جون ۶۴ء

مُجاہدہ

ایک دینی ہفت روزہ نے "یہ چومکھی لڑائی مومن کی عمر بھر کا مجاہدہ ہے" کے زیر عنوان ایک دلچسپ مضمون شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ مضمون کے آخری پیرا میں اس طرح دیا گیا ہے:۔

"حقیقی اور مکمل مجاہدہ یہ ہے کہ انسان زندگی بھر چومکھی لڑائی لڑتا رہے وہ نفس اور شیطان سے بھی لڑے۔ غلط نظریات غلط رسم و رواج، غلط احکامات اور غلط حکومتوں کے بارے میں بھی اپنی قوت کو اپنی استعداد کی حد تک آئین و قانون کی پوری پابندی کے ساتھ ہر محاذ پر لگاتا رہے یہی مجاہدہ مطلوب ہے۔ یہ عمر بھر کا مجاہدہ ہے۔ دن کے ۲۴ گھنٹوں کا مجاہدہ ہے اور کسی ایک میدان کا نہیں بلکہ زندگی کے ہر پہلو اور ہر میدان کا مجاہدہ ہے یہ ایک ایسی صورت حال ہے کہ انسان زندگی بھر ایک "جہاد" کرتا رہتا ہے۔ حالانکہ اس کے ہاتھ میں تلوار نہیں ہوتی یہی مجاہدہ مطلوب ہے۔ یہی مومن کی مومنانہ زندگی کی جان ہے بلکہ یہی اس کے ایمان کی پہچان ہے۔ یہی مجاہدہ اس کے لئے آخرت کا بہترین سرمایہ ہے جس کا پھل اسے ضرور ملے گا۔"

(ایشیا ۶/۲۲ ۲۷ ص۲)

جماعت احمدیہ سے اس حقیقت کو کون بہتر جانتا ہے کہ انسان کو صداقت کے لئے ساری عمر کن کن عناصر سے نبرد آزما رہنا پڑتا ہے۔ یہاں جو "غلط نظریات" سے لڑائی کا ذکر ہے اس کی تفصیل شاید یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ایک مومن کو صداقت کے لئے "اہل علم حضرات" سے بھی اور بعض ایسے افراد سے بھی لڑائی کرنی پڑتی ہے جو دین کو سیاست کی عینک لگا کر دیکھتے ہیں اور جو ملک کے امن کو برباد کرنے کے لئے ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہوتے ہیں کہ جن کا تدارک اگر نہ کیا جائے تو اللہ تو گویا یہ زمین فتنہ زار بن جائے۔

جماعت احمدیہ کو شروع ہی سے ایسے اہل علم حضرات سے واسطہ پڑتا رہا ہے جنہوں نے اپنے ذاتی نظریات کی خاطر جماعت کی سخت مخالفت کی ہے۔ جماعت کے افراد کو نہ صرف عوام کو بھڑکا کر تنگ کیا ہے بلکہ حکومتوں کو بھی ورغلا کر اس سے ایسے کام کروانے کی کوشش کی ہے کہ جن سے جماعت کو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی نقصان نہیں پہنچا اور نہ صداقت پر آنچ آئی ہے لیکن اسلام دنیا میں بدنام ہو کر رہ گیا ہے۔

ابھی ۱۹۵۳ء کے فسادات اتنے پرانے نہیں ہوئے کہ لوگوں کے دلوں سے ان کی یاد نکل گئی ہو۔ پھر "منیر رپورٹ"، جو فسادات کی تحقیقاتی عدالت کا کارنامہ ایک ایسی دستاویز ہے جس سے معلوم ہو جائے گا کہ بعض برسر اقتدار لوگوں نے محض سیاسی استیلا حاصل کرنے کے لئے کس طرح فتنہ طرازوں کی مدد کی۔ اور کس طرح ایک محض عقائد کی نزاع کو لے کر انہوں نے اس کو فساد فی الارض کا رنگ دیدیا۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر اس وقت کے برسر اقتدار بعض لوگ فتنہ پردازوں کی خفیہ اور علانیہ مدد نہ کرتا جس طرح انہوں نے کی توجیہ کہ عدالت کے فاضل ججوں نے فرمایا ہے:۔

"ہمارا خیال ہے کہ یہ مطالبات بغیر کسی مذہبی احتیاط کے۔ بغیر امن عامہ کو خطرے میں ڈالے اور بغیر حیات عامہ کو صدمہ پہنچائے مسترد کئے جا سکتے تھے لیکن ہمارے نزدیک قانون و انتظام کی صورت حالات کے مقاصد کے لئے ان کا جواب دینا بالکل ضروری نہ تھا۔ وہ صورت حالات تو ایک سادہ حکم امتناعی کے نفاذ ہی سے بہت بہتر ہو گئی تھی (گو وہ حکم بہت ناکافی تھا) لیکن جب جولائی ۱۹۵۲ء کے بعد احرار اور علماء کے ہر قول و فعل کی طرف سے کامل بے پروائی کا رویہ اختیار کر لیا گیا تو وہ صورت حالات پھر بگڑتی چلی گئی بلکہ اس کے برعکس چیف منسٹر کی ان تقریروں کی وجہ سے یہ بگاڑ اور بھی زیادہ ہو گیا جن میں انہوں نے علی الاعلان یہ خیال ظاہر کیا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔"

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ (اردو) ص۴۲۳)

رپورٹ کا یہ حصہ سب کے لئے بلکہ ذمہ داران نظم و نسق کے لئے نہایت قابل غور ہے۔ ان مطالبات میں سے شورش برپا کرنیوالوں کا بنیادی مطالبہ یہ تھا کہ نعوذ باللہ احمدی مسلمان نہیں ہیں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

یہ تمام شورش دراصل اس بنیاد پر کھڑی کی گئی تھی کہ بعض اہل علم حضرات احمدیوں کے بعض عقائد سے اختلاف رکھتے تھے اور وہ اپنے عقائد کو عین اسلام کے مطابق سمجھتے تھے مگر احمدیوں کے عقائد کو ایسا نہیں سمجھتے تھے۔ حالانکہ احمدی اپنے آپ کو پکا مسلمان کہتے ہیں اور نہ صرف زبانی کہتے ہیں بلکہ ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں جو ایک مسلمان کے ایمان کے لئے ضروری ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ حوالے درج کئے جاتے ہیں:۔

"اگر اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس قدر تعریف کر کے بھی جو قرآن شریف میں کی گئی ہے اور آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرا کر بھی پھر کسی اور کو آپؐ کے بعد نبوت کے تخت پر بٹھا دیتا تو آپ کی کس قدر کسرشان ہوتی اور اس سے نعوذ باللہ یہ ثابت ہوتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی بہت ہی کمزور ہے کہ آپؐ سے ایک شخص بھی ایسا تیار نہ ہو سکا جو آپؐ کی امت کی اصلاح کر سکتا۔ اس سے نہ صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کسرشان ہوتی۔ بلکہ یہ امر۔۔۔۔۔۔ منافی غیرت بھی ہوتا۔

(الحکم ۱۰ر مئی ۱۹۰۳ء ص۱۳)

۲۔ سب سے اوّل اس نے یہ فضل کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسلام ایسا مکمل دین دے کر بھیجا اور آپ کو خاتم النبیین ٹھہرایا اور قرآن شریف ایسی کامل اور خاتم الکتب کتاب عطا فرمائی اور اب قیامت تک نہ کوئی کتاب آئے گی اور نہ کوئی نیا نبی شریعت لے کر آئے گا۔

(الحکم ۱۳ر مارچ ۱۹۰۵ء ص۵)

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ (چشمہ معرفت ص۸۲)"

پھر ہمارا عقیدہ یہ بھی ہے کہ:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کے آثار اور ثمرات ہر وقت پائے جاتے ہیں۔ اس وقت بھی وہ خدا جو ہمیشہ سے ناطق خدا ہے اپنا لذیذ کلام دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے اور قرآن شریف کے اعجاز کا ثبوت اس وقت بھی دے رہا ہے۔

(الحکم ۱۳ر مئی ۱۹۰۳ء ص۱)

۲۔ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پاک کتاب پر عمل کرتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لا انتہا برکات سے حصہ دیتا ہے۔ ایسی برکات اسے دی جاتی ہیں جو اس دنیا کی نعمتوں سے وہ بہت ہی بڑھ کر ہوتی ہیں ان میں سے ایک عفو گناہ بھی ہے کہ جب وہ رجوع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو خدا اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔

(الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۴ء ص۲)

اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی بات کی کمی نہیں ہے اور کوئی شخص بھی جو مجاہدہ کرے اور اس راہ پر جو اس نے بتائی ہے چلے محروم نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ جو کچھ ملیگا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت اور اتباع پر ملے گا۔

(الحکم ۱۰ر اکتوبر ۱۹۰۵ء ص۱۰)

خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپؐ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ اور میری نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۵۰ حاشیہ)"

یہ ہمارا دینی عقیدہ ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ یہ عقائد ہمارے جزو ایمان ہیں۔ اور خواہ دوسرے لوگ ان عقائد میں ہمارے ساتھ کتنا بھی اختلاف رکھیں کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ ہمیں ان عقائد سے کسی طریقے سے روکے اور حکومت کا فرض ہے کہ اگر کوئی ہمیں ہمارے عقائد سے روکنے کے لئے جبر یا کوئی اور طریقہ استعمال کرتا ہے تو ہمارے دین کی حفاظت کرے خواہ ہمارے عقائد دوسرے مسلمانوں سے کتنے بھی متضاد ہوں ان کا کوئی حق نہیں ہے کہ ہمارے عقائد پر کسی قسم کا قدغن لگائیں۔ محض ان لوگوں کا یہ کہنا کہ ہمارے عقائد سے ان کی دلآزاری ہوتی ہے دستور کے مطابق کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

منیر رپورٹ کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ فسادیوں کو جو شہ ملی تھی وہ اسی وجہ سے ملی تھی کہ بعض برسر اقتدار لوگ ان کی علانیہ یا خفیہ حمایت کر رہے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فتنہ بڑھتا چلا گیا اور حکومت کے لئے سوہان روح بن گیا۔ اگر صاحبان اقتدار فسادیوں کی شورش سے اس طرح بے پروائی نہ ظاہر کرتے جو دراصل ان کی مدد کے مترادف تھی تو منیر رپورٹ کے فاضل ججان کی یہ رائے ہے کہ

"ہمیں یقین واثق ہے کہ اگر احرار کے مسئلہ کو سیاسی مصالح سے الگ ہو کر محض قانون اور انتظام کا مسئلہ قرار دیا جاتا تو صرف ایک ڈسٹرکٹ

(باقی ص۵ پر)

احمدیہ مسجد فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) میں ایک الوداعی تقریب

مختلف اخبارات میں ہماری تبلیغی مساعی کا ذکر

مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

مورخہ ۱۶-۵-۶۴ بروز ہفتہ بوقت ۶ بجے شام مسجد احمدیہ نور فرینکفورٹ کے ہال میں برادرم مسعود احمد صاحب امام فرینکفورٹ مسجد کے اعزاز میں الوداعی تقریب کے سلسلہ میں وسیع پیمانے پر ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔

ایک ہفتہ قبل فرینکفورٹ میں مقیم جرمن احمدی اور مشن سے دلچسپی لینے والے تمام احباب کی خدمت میں ایک سرکلر کے ذریعہ دعوت نامے بھجوائے گئے۔ ریڈیو، پریس ایجنسیز، اخبارات اور فوٹوگرافر کو بھی اطلاع بھجوائی گئی۔

برادرم مکرم جناب چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج احمدیہ مشن جرمنی بھی باوجود علالت طبع کے اس تقریب میں شمولیت کے لئے ایک دن قبل فرینکفورٹ مشن میں تشریف لے آئے۔

ہماری ایک جرمن نومسلمہ بہن مسز Wendlandt ڈوسلڈورف سے صرف اس الوداعی تقریب میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائیں۔

مقررہ وقت سے قبل ریڈیو، پریس ایجنسیز اور اخبارات کے نمائندے اور فوٹوگرافر تشریف لے آئے اور انہوں نے برادرم مکرم چوہدری صاحب اور برادرم مسعود احمد صاحب کا انٹرویو لیا۔ جو بعد میں ریڈیو پر نشر ہوا اور اخبارات میں شائع ہوا۔

پروگرام کے مطابق جلسہ کی کارروائی زیر صدارت برادرم مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب شروع ہوئی۔ سب سے پہلے برادرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد نے قرآن کریم سے خوش الحانی سے تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں ہمارے جرمن نومسلم احمدی Mr. B. R. Cyolsch نے تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ برادرم مسعود احمد صاحب نے باوجود ابتدائی زبان کی مشکلات کے اس مشن کی پرخلوص خدمت کی ہے کہ جس کی وجہ سے ہمارے دل میں ان کی محبت جاگزیں ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے اپنے تاثرات بیان کئے کہ برادرم مسعود احمد صاحب نے واقعی بہت سی مشکلات پر قابو پاکر اسلام کے پیغام کو اس ملک کے بہت سے افراد تک پہنچایا۔ ان میں سے بعض سعید روحوں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

خاکسار کے بعد برادرم مسعود احمد صاحب نے سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ کہ اس نے آپ کو تین سال تک خدمت اسلام کی توفیق دی۔ پھر آپ نے بتایا کہ میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کا بھی ممنون ہوں کہ جنہوں نے ہر موقعہ پر میری مدد فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اس زمانہ کے لئے آسمانی پیغام اسلام ہے مگر افسوس یورپ نے اس کو سمجھا نہیں ہے۔ مگر وقت قریب ہے کہ اسلام کی سچائی اہل یورپ پر واضح ہو گی۔ اور وہ اس کو قبول کریں گے۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک پیشگوئی پڑھ کر سنائی کہ کس طرح خدا تعالیٰ انتہائی مشکلات اور مخالفتوں کے اس جماعت کو ترقی دے گا۔ اور ابھی تین صدیاں پوری نہیں ہوں گی، کہ مسلمان اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے عقیدہ سے بیزار ہوکر اس جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔

آخر میں آپ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا کہ وہ تکلیف اٹھا کر تشریف لائے۔

آپ کے بعد برادرم مکرم چوہدری صاحب نے اپنے صدارتی ریمارکس میں فرمایا کہ برادرم مسعود احمد صاحب نے جانفشانی سے اسلام کی خدمت سرانجام دی ہے۔ آپ کی تقریر کا مختصر خلاصہ متعدد اخبارات میں شائع ہوا۔

آپ کی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ یہ تقریب برخاست ہوئی۔ ازاں بعد حاضرین کی خدمت میں چائے اور اس کے لوازمات پیش کئے گئے۔ اور اس طرح یہ تقریب کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ کی کارروائی کے دوران اخباری نمائندوں اور فوٹوگرافرز نے مختلف فوٹو لئے جو بعد میں اخبارات میں شائع ہوئے۔ ذیل میں دو اخباروں کے اقتباس کا ترجمہ پیش ہے

(۱) اخبار Frankfurter Allgemeine اپنی اشاعت ۱۹ مئی ۱۹۶۴ء میں رقمطراز ہے۔

"احمدیہ جماعت کا انقلاب"

"موجودہ امام کی رخصت" "فرینکفورٹ میں ایک مسجد"۔ "فرینکفورٹ کے بہت سے باشندوں کو اس بات کا علم نہیں کہ ہمارے اس شہر میں مسجد موجود ہے۔ یہ مسجد شہر کی بارونق جگہ کے قریب واقع ہے یہ مسجد اپنی سادگی میں مشرقی طرز تعمیر کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ جرمن میں یہ عبادت کی دوسری جگہ ہے۔ جو کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ۱۹۵۹ء میں بنائی گئی۔ اور اس سے دو سال پہلے ہیمبرگ جرمنی میں پہلی مسجد بنائی گئی۔ جماعت احمدیہ کا مرکز پاکستان میں ہے اور ان کا مطمح نظر یہ ہے کہ اسلام کو تمام دنیا میں پھیلائے۔ یہ جماعت حضرت احمد مسیح موعود (۱۸۳۵ء - ۱۹۰۸ء) علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوئی۔ اور اس کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ اسلام کی خالص اور اصلی تعلیم پیش کرتی ہے۔ غیر مسلم احباب سے رواداری۔ تمام نوع انسان سے مذہبی مساوات خواہ امیر ہوں یا غریب، خواہ مرد ہو یا عورت۔ خواہ سفید ہو یا سیاہ قرآن کریم کا طرۂ امتیاز ہے۔ قرآن کریم کلام الٰہی تمام مسلمانوں کے لئے بنیادی تعلیم ہے۔ امن اور سلامتی سے محبت رسول مقبول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم حکم ہے۔ یہ سب امور امام مسجد ہیمبرگ مکرم عبداللطیف صاحب نے وضاحت سے بیان فرمائے۔

فرینکفورٹ کے علاوہ اس جماعت کے مراکز ہیمبرگ نیورنبرگ میں ہیں۔ ان مراکز کا اہم مقصد اسلام کو پھیلانا ہے۔ ان مراکز میں اسلام کی خوبیوں پر مشتمل پبلک لیکچر دیئے جاتے ہیں تاکہ اس مذہب کے خلاف اس ملک کا تعصب دور ہو۔

فرینکفورٹ عرب اور پاکستانی مسلمانوں کے لئے روحانی تسکین کا گھر ہے۔ امام مسعود احمد صاحب کے بیان کے مطابق فرینکفورٹ میں سات ہزار کے قریب مسلمان ہیں۔ اسلامی تہواروں کے موقعہ پر پانچ صد کے قریب مسلمان مسجد نور میں جمع ہوتے ہیں۔

امام مسعود احمد صاحب انچارج جماعت احمدیہ فرینکفورٹ تین سال کی خدمت کے بعد پاکستان واپس جا رہے ہیں مکرم عبداللطیف صاحب امام مسجد ہیمبرگ احمدیہ مشن جرمنی کے انچارج ہیں۔

ممبران نے مسعود احمد صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ ان کے قائمقام محمود احمد چیمہ جو کہ ہیمبرگ میں ڈیڑھ سال تک نائب امام رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ برادرم مسعود احمد صاحب کے کام کو بڑھانے اور ترقی دینے کی کوشش کریں گے۔ ازاں بعد مکرم مسعود احمد صاحب نے اظہار شکریہ کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ایک پیشگوئی بیان کرنے کے ساتھ ختم کیا۔"

مندرجہ بالا اخبار نے اپنی اسی اشاعت میں مسجد فرینکفورٹ کا ایک بہت بڑا فوٹو بھی شائع کیا۔ جس میں مبلغین جرمنی اور بعض احمدی ممبران کا گروپ فوٹو بھی شامل ہے۔

(۲) اخبار Rund Schau اپنی اشاعت ۱۹ مئی ۱۹۶۴ء میں لکھتا ہے۔

"مسعود احمد امام مسجد اور انچارج احمدیہ مشن فرینکفورٹ جرمنی میں تین سال تک اسلام کو پھیلانے کی خدمت ادا کرنے کے بعد واپس جماعت احمدیہ کے مرکز میں بلائے گئے ہیں۔ ایک الوداعی تقریب جو ۱۶ مئی ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ منعقد ہوئی۔ اس میں امام مسجد ہیمبرگ اور انچارج احمدیہ مشنز جرمنی جو کہ ۱۰ سال سے اس ملک میں رہ رہے ہیں نے مکرم مسعود احمد صاحب کے قائمقام محمود احمد چیمہ سے بھی تعارف کرایا۔ مکرم عبداللطیف صاحب نے بتایا کہ مکرم مسعود احمد صاحب نے نہ صرف ممبران جماعت کی تربیت کی بلکہ فرینکفورٹ مشن کو اسلامی جماعت کا روحانی مرکز بنایا۔ اس کے علاوہ انہوں نے مسجد اور دوسرے پبلک مراکز میں تقاریر اور لیکچرز کا انتظام کروایا۔ غیر مسلموں کو اسلام کی فطرتی تعلیم سے متعارف کرایا۔ اور اسلام کے متعلق غلط خیالات کو دور کرنے کی پوری کوشش کی۔"

بالآخر دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ اور اسلام و احمدیت کو ساری دنیا پر غلبہ عطا فرمائے آمین

تربیت اولاد

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

آپ "الفضل" اپنے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رسالہ "الوصیت" میں خلفاء کا ذکر

اخبار پیغام صلح کے اعتراض کا جواب

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

اخبار پیغام صلح ۲۳ جون ۶۲ء میں محمود احمد ملنگ ... کا ایک مضمون "صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا ... میں درود" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے ... ملنگ صاحب مرد تقریر کے متعلق ... فرماتے ہیں کہ:

"باوجود احتیاط بسیار کے ایسی بات دوران تقریر میں فرمائی جو سراسر خلاف حقیقت تھی فرمایا کہ الوصیت جو وفات سے دو سال پہلے لکھی گئی ہے اس میں حضرت مسیح موعود نے ہم کو مقام خلافت پر جمع ہونے کی تاکید کی ہے اور حضرت نورالدین مرحوم کے چھ سالہ دور کے بعد خلافت ثانیہ کے رنگ میں تا حال جاری ہے اور اسی طرح آئندہ بھی ہمیں خلافت کے قیام و استحکام کے لئے مال و جان کی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے تاکہ خلافت کے ذریعہ انتظام جاری و ساری رہے"

آخر میں لکھتے ہیں کہ:

"ہمیں تو الوصیت میں ایسا کوئی فقرہ نظر نہ آیا جو جالندھری صاحب نے پیش فرمایا ہے"

جواباً گزارش ہے کہ سب سے پہلے تو یہ امر خاص توجہ کے قابل ہے کہ آج پورے ۵۶ برس کے بعد جناب ملنگ صاحب کو الوصیت میں خلافت مسیح موعودؑ کے متعلق کوئی فقرہ نظر نہیں آیا مگر ۵۶ سال پہلے صدر انجمن احمدیہ کے جملہ اراکین اور جماعت احمدیہ کے حاضر افراد کو یہ نظر آ رہا تھا کہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو خلافت کے بارے میں تلقین فرمائی ہے چنانچہ اسی وقت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے اعلان فرمایا تھا کہ:

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعود باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب "حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے ذیل کے احباب موجود تھے مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جناب نواب محمد علی خاں صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب خلیفہ رشید الدین صاحب خاکسار (خواجہ کمال الدین)"

(اخبار بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء و الحکم ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

علاوہ اس اعلان کے بیعت سے ذرا پیشتر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جو تحریر باغ میں مجمع عام میں سنائی جس پر جملہ اکابر جماعت کے دستخط تھے جن میں جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم اور مولانا سید محمد احسن صاحب مرحوم بھی شامل تھے وہ تحریر بھی نہایت واضح ہے یہ تحریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے پیش کی گئی تھی۔ الفاظ تحریر یہ تھے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین محمد المصطفٰے وعلی المسیح الموعود وخاتم الاولیاء۔

اما بعد مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقی ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوہ حسنہ قرار فرما چکے ہیں جیسا کہ آپ کے شعر سے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

سے ظاہر ہے، کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا"

(اخبار بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

مجھے یقین ہے کہ جناب ملنگ صاحب اور ان کے صاف دل ساتھیوں کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ جماعت احمدیہ اپنے سب سے پہلے اجماع میں یہ قطعی فیصلہ کر چکی ہے کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا آغاز اور سیدنا حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا بطور خلیفۃ المسیح الاول تقرر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کے مطابق ہے تو وہ دوست اس بارے میں کوئی اعتراض نہ کرتے۔

ان احباب کے مزید اطمینان کے لئے میں رسالہ الوصیت کے صرف دو اقتباس پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

(الف) "غرض (اللہ تعالیٰ) دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے، پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا" (الوصیت ص۵)

(ب) "سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

(الوصیت ص۶)

بھائیو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر دو اقتباس نہایت واضح ہیں ان سے مندرجہ ذیل نتائج بالبداہت برآمد ہوتے ہیں:-

اوّل:- ہر نبی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی دو قدرتوں کا خاص ظہور ہوتا ہے ایک خود نبی کی بعثت کے بعد۔ دوسرا نبی کی وفات کے بعد۔ گویا ایک تو نبی کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا زبردست ہاتھ ظاہر ہوتا ہے اور دوسری قدرت اس کی وفات کے بعد ظاہر ہوتی ہے تا اللہ تعالیٰ جماعت کو سنبھال لے اور دشمنوں کو ناکام کرے۔

دوم:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسری قدرت کی مثال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت کو پیش فرما کر آیت استخلاف سے استدلال فرمایا ہے جس سے عیاں ہے کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت کا سلسلہ ہے۔

سوم:- تیسرا نتیجہ ان اقتباسات سے یہ نکلتا ہے کہ قدرت ثانیہ کا ظہور نبی کی زندگی میں نہیں ہوتا بلکہ اس کی وفات کے بعد ہوتا ہے پس قدرت ثانیہ سے انجمن کا قیام ہرگز مراد نہیں ہو سکتا وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں موجود تھی۔

چہارم:- ایک بدیہی نتیجہ حضور علیہ السلام کی عبارتوں سے یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سنت اللہ کے مطابق قدرت اولیٰ ظاہر ہوتی ہے اور اب جب کہ آپ جماعت کو اس وحی سے اطلاع فرما رہے ہیں جو آپ کی وفات کے بارے میں آپ پر نازل ہوئی ہے۔ جماعت کو یقین دلا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کے مطابق میری وفات کے بعد تمہیں قدرت ثانیہ دی جائے گی اور تم اللہ تعالیٰ کی زبردست تائیدات کو اپنے شامل حال پاؤ گے۔ تم میں سلسلہ خلافت ثابت ہوگا اور پھر ایک مرتبہ آیت استخلاف کا ظہور ہوگا اور نظام خلافت پائیدار طور پر قائم ہوگا پس تم میری وفات کی خبر سے پریشان نہ ہو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھو۔

بھائیو! ان چار بدیہی نتائج کے ساتھ ساتھ پھر آپ ان اعلانات اور تحریروں پر ایک نظر ڈال لیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد صدر انجمن احمدیہ اور اکابر سلسلہ کی طرف سے جرائد میں شائع ہو چکی ہیں تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ الوصیت میں نہ صرف ایک فقرہ بلکہ کئی فقرے موجود ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت کا جماعت احمدیہ کو وعدہ دیا گیا اور وہ پورا ہوا۔ مبارک وہ جو اللہ تعالیٰ کی باتوں پر کان دھریں اور ٹھنڈے دل کے ساتھ ان پر غور کریں!

درخواست دعا

محترمہ مسز مبارک احمد صاحب بقاپوری کراچی نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے میاں کو صحت کاملہ اور عاجلہ عطا فرمائے اور ان کے خاندان کو فلاح دارین سے نوازے۔

(مینجر الفضل)

حضرت مرزا عالم بیگ صاحب کے مختصر حالات زندگی

(مکرم مرزا احمد شریف بیگ صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ جیل حویلی منصف چنیوٹ)

(قسط نمبر ۲)

آپ نے اپنے اشتہار میں مزید لکھا:-

مولوی صاحب اگر آپ کو واقعی احمدیوں سے مقابلہ کرنے کا شوق ہے۔ تو اشاعت اسلام اور تبلیغ دین کے معاملہ میں مقابلہ کریں۔ آپ یورپ میں ایک مشن کھولیں۔ پھر ایک دو سال کے بعد اپنا کام ثالثوں کے سامنے رکھ دیں۔ احمدی اپنے منتخب شدہ حصہ میں کام کریں گے۔ ثالثوں کو فیصلہ صادر کرتے ہوئے بھی لطف آئے گا۔ اور آپ کو فیصلہ سنتے ہوئے بھی سرور ملے گا۔ اس مقابلہ سے اسلام کی قوت اور شوکت بڑھے گی۔ اور آپ کو مقابلہ کی عادت کو بھی تسکین ہو گی۔

کام کے لئے مقابلہ کرو۔ محض نام کے لئے مت لڑو۔ مسلمانوں کی قوم آپ کی بہت ہی احسان مند ہو گی۔ اگر آپ ایسے مقابلہ کی طرح ڈالیں۔ تو فی کی لفظی بحثیں بہت ہو چکی ہیں۔ وفات مسیح کا عقیدہ اب ایک حقیقت ثابتہ ہو چکا ہے۔ آپ خوب یاد رکھیں کہ الوہیت مسیح کا عقیدہ اب سرسبز نہیں ہو سکتا۔ خود عیسائیوں کے ہاں اب اس عقیدہ پر تمسخر اڑایا جا رہا ہے۔ آپ خواہ مخواہ حیات مسیح کو ثابت کر کے مسیح کی الوہیت دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر الوہیت مسیح ہی کی اشاعت منظور ہے تو اسے مسلم پلیٹ فارم یا مسلم پریس کی بجائے کرسچین پلیٹ فارم اور کرسچین پریس زیادہ موزوں ہو گا۔

جلسہ سالانہ پر ایک دفعہ فراہمی اجناس کی تحریک ہوئی۔ تو آپ نے نمک کا خرچ اپنے ذمے لیا۔ اور اس میں بڑا حظ محسوس کرتے۔

پھر ایک دفعہ تحریک ہوئی کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب فرداً فرداً دوست اپنے خرچ پر شائع کروا کر تقسیم کریں اور ثواب حاصل کریں۔ اسپر مرزا صاحب نے ایک عربی کا رسالہ مؤلفہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے خرچ پر طبع کرا کر بلاد عربیہ میں مفت تقسیم کے لئے پیش کیا۔ غرضیکہ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ایک عشق تھا۔

تحریک جدید کے انیس سالہ دور اوّل میں برابر شامل رہے۔ چنانچہ فہرست پانچ ہزاری مجاہدین میں ان کا نام صفحہ ۱۷۶ پر درج ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے دعا کے مستحق اور کار ثواب میں شامل رہیں گے۔ آپ کو حکمت کے ساتھ شروع سے ہی خاص دلچسپی اور لگاؤ تھا۔ اکثر کشتہ جات نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کرتے اور ادویات کو یکجان کرنے کے لئے پورے اصول کے تحت بلحاظ وقت نہایت محنت اور مستقل مزاجی سے مصروف رہتے۔ دوسرے حکماء سے تبادلہ خیالات اور اپنے تجربات کا ذکر کر کے ان کو اپنے طریق رغبت کا قائل کر لیتے۔ جس سے وہ آپ کی محنت شاقہ اور خالص ادویات کی فراہمی کی جستجو کے مداح ہو جاتے آپ کی گفتگو میں معقولیت اور منطقی پہلو نمایاں رہتا تھا۔ وکلاء و ڈاکٹر صاحبان اور علمی مذاق کے احباب کرام سے ان کا خاص طور پر دوستانہ تعلق رہتا تھا۔

غرضیکہ مرزا صاحب کی تمام زندگی دینی شغف میں گذری۔ ہر میدان میں صف اوّل میں آجاتے۔ اور مخالف شخص سے خواہ وہ عہدیدار یا رئیس ہو بالکل بے دھڑک ہو کر گفتگو کرتے اور کسی سے مرعوب نہ ہوتے۔ مہمان نوازی اور تیمارداری کا جذبہ وافر تھا۔ خدمت خلق کو دلی جوش اور محبت سے بلا توقع کسی تعریف یا معاوضہ کے ایک فرض سمجھ کر ادا کرتے۔ اور بعض اوقات بڑے فخر سے یہ اظہار فرماتے کہ مَیں نے آج تک جھوٹ نہیں بولا۔ اور کسی سے مرعوب نہیں ہوا۔ غیر احمدی احباب سے بھی ان کے خاص تعلقات تھے۔ ایک موقعہ ایک امیدوار اسمبلی نے ووٹوں کے لئے امداد حاصل کرنی چاہی۔ تو آپ نے کہا کہ جب تک مجھے مرکز سے ہدایت نہ آئے مجھے معذور سمجھا جائے۔ چنانچہ وہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور قادیان حاضر ہوئے اور وہاں سے مرزا صاحب کے نام تار بھجوایا۔ جس کے پہنچتے ہی آپ نے اپنے حلقہ احباب سے کافی اصرار کر کے امیدوار کی خواہش سے بڑھ کر ان کو ووٹ دلوائے۔

وفات کے بعد کثرت سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے۔ چند ایک اقتباس درج ذیل ہیں:-

پرنسپل گورنمنٹ کالج ریٹائرڈ۔ حکیم محمد حسین صاحب ایم اے۔ گجرات نے تحریر فرمایا:-

"مرحوم کے ساتھ ہمارے خاندان کے دیرینہ اور خوشگوار تعلقات عرصہ تک رہے۔ والد مرحوم حکیم کرم الٰہی صاحب وکیل کی حین حیات اور پھر ان کی وفات کے بعد میرے اور حکیم چراغ علی صاحب منیر ایڈووکیٹ کے ساتھ جلالپور جٹاں کی زندگی میں مرحوم ایک خاص اہمیت رکھتے تھے۔ گجرات گڑھی شاہدولہ کی رہائش کے دنوں انہوں نے ایک دفعہ مجھے قرآن مجید کا ایک ایسا نسخہ لا کر دکھایا۔ جس میں عربی متن کے نیچے سات عدد تراجم تھے۔ دین میں ان کی دلچسپی ہمیشہ رواداری طرح کی رہی۔ اور انہوں نے کبھی اپنے مخصوص عقائد دوسروں پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ ۱۸ نومبر ۱۹۶۳ء"

صوفی محمد رفیع صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ریٹائرڈ۔ امیر جماعت احمدیہ سکھر سے رقمطراز ہیں۔

"آپ کے والد صاحب بزرگوار حضرت مسیح موعودؑ کے اصحاب میں شامل تھے۔ مرحوم بڑی صفات کے مالک تھے۔ احمدیت کے شیدائی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے۔ آپ ان کے حالات اخبار میں ضرور شائع فرما دیں۔"

چوہدری قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے لکھا ہے کہ:-

"محترم مرزا صاحب ہمارے سلسلہ کے بہت پایہ کے بزرگوں میں سے تھے۔ بہت ہمدرد، ملنسار اور مہمان نواز تھے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے۔"

حکیم پیر رشید الدولہ صاحب گڑھی شاہدولہ گجرات سے تحریر فرماتے ہیں:-

"قبلہ مرزا صاحب کی فوتیدگی کی اطلاع ملی۔ میرے دل کو انتہائی صدمہ ہوا۔ مرحوم میرے والد بھی تھے۔ بھائی بھی تھے، دوست بھی تھے محسن بھی، ہمدم اور مونس بھی۔ ان کے ساتھ اپنا کیا کیا رشتہ عرض کروں۔ حق مغفرت کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کا وجود میرے لئے ایک دنیوی بھاری روحانی ڈھارس تھا۔ میرے نایاب ساتھی جن کا بدل ملنا دشوار ہے۔ میرے جذبات احساسات اور حواس پر کیا اثر ہوا ہے۔ الفاظ کی تنگی اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔"

مرزا احمد بیگ صاحب ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر منٹگمری سے اظہار تعزیت میں فرماتے ہیں۔

"حضرت مرزا صاحب مرحوم ایک نڈر۔ راست گو کسی کے رعب میں نہ آنیوالے اور ایک بہت ہی خلیق دوست تھے۔"

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّم۔

لیڈر — (بقیہ صفحہ ۲)

میجسٹریٹ اور ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس ان کے تدارک کے لئے کافی تھے۔"

(رپورٹ مذکور صفحہ ۲۲۵)

آج کل بھارت میں مسلمانوں پر جو ظلم و ستم توڑے جا رہے ہیں۔ وہ اسی وجہ سے زیادہ شدت اختیار کر رہے ہیں کہ فسادی حکومت اور صاحبان نظم و نسق کی طرف سے مطمئن اور نچنت ہیں۔

پاکستان کی حکومت ہو یا آج کل کی کوئی حکومت ہو اس کا ہرگز یہ کام نہیں ہے کہ وہ کسی مذہبی فرقے کے عقاید اور ان عقاید کی تشریحات میں دخل اندازی کرے۔ خواہ ساری دنیا اس فرقے کے عقائد کو اپنی دلآزاری ہی کیوں نہ سمجھتی ہو۔ مثال کے طور پر عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح ناصری علیہ السلام خود خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کا بیٹا تھا۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ نہ صرف غلط ہے بلکہ یہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی سخت توہین ہے پھر شرک اسلام میں ایسا گناہ ہے جس کے برابر کوئی گناہ نہیں۔ جب عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خود خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں تو ایک سچے مسلمان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ پھر عیسائی سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی مقدس والدہ کی تصاویر پوجتے ہیں۔ اور یہ بھی ہمارے نزدیک آپ کی اور آپ کی والدہ کی سخت توہین ہے۔ تاہم ہمارے اس کو توہین سمجھنے کے باوجود حکومت عیسائیوں کو ان باتوں سے روک نہیں سکتی اور نہ ان کی ایسی کتابوں کو ضبط کر سکتی ہے۔ جن میں وہ اپنے ایسے مشرکانہ عقائد جن سے ایک پیغمبر خدا کی توہین ہے شائع کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت کا یہ کام ہی نہیں ہے کہ لوگوں کے عقائد کی جانچ پڑتال کرے اور یہ دیکھے کہ ان عقائد سے کسی کی دلآزاری ہوتی ہے یا نہیں۔ اور ان عقائد کی وجہ سے فرقوں میں منافرت ہوتی ہے یا نہیں۔ یہ تو دوسرے فرقوں کا کام ہے کہ وہ قوت برداشت پیدا کریں اور اپنے عقاید کو بااحسن طریق دوسروں کے سامنے پیش کریں۔

اگر محض اس وجہ سے کہ ایک فرقہ کے بعض عقائد سے دوسرے فرقوں کی دلآزاری ہوتی ہے اور یا باہم منافرت پیدا ہوتی ہے اس فرقہ پر قدغن لگایا جا سکتا ہے تو پھر تو کسی فرقہ کی کوئی کتاب نہیں کوئی تحریر نہیں جو حکومت کو ضبط نہ کر لینی چاہیئے اور اگر حکومت ایسا کرے تو یہ اپنے اختیارات کا سراسر غلط استعمال ہو گا۔

درخواستِ دعا

عزیزم ڈاکٹر رشید احمد خاں ایم بی بی ایس جنہوں نے جنوری ۱۹۶۴ء میں پرائمری ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کیا تھا۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ ۲۷ جون ۱۹۶۴ء کو بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے ہیں وہاں سے لنڈن ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کا فائنل امتحان دینے کے لئے جائیں گے۔

احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو خیریت سے لے جائے اور وہاں نمایاں کامیابی حاصل کر کے اپنے وطن واپس آئیں۔ آمین

دعاگو خاکسار ڈاکٹر احمد غلام محمد ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ میڈیکل آفیسر انچارج سول ہسپتال عیسیٰ خیل ضلع میانوالی)

جامع مسجد ربوہ

گذشتہ مجلس مشاورت میں جو سفارشات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے لئے پیش کی گئی تھیں۔ ان میں ایک سفارش جامع مسجد ربوہ سے متعلق تھی۔ سفارش کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"ربوہ میں جامع مسجد نقشہ کے مطابق تعمیر کروائی جاوے اور اس کے لئے بجٹ ۶۳-۶۴ء میں ایک لاکھ روپیہ مشروط بآمد رکھا جائے"

احباب یہ معلوم کرکے خوش ہوں گے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسری سفارشات کے ساتھ جامع مسجد سے متعلق سفارش اور ایک لاکھ روپیہ کا بجٹ منظور فرمالیا ہے۔

(بحوالہ ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ ۱۰۲/ ۲۹.۴.۶۲)

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ربوہ کی مسجد مبارک قادیان کی مسجد مبارک کی قائمقام ہے۔ اور "جامع مسجد ربوہ" قادیان دارالامان کی مسجد اقصیٰ کی قائمقام ہوگی۔ جن احباب نے مسجد مبارک ربوہ کو دیکھا ہے ان پر واضح ہے کہ یہ مسجد قادیان کی مسجد اقصیٰ سے بڑی ہے۔ اب جامع مسجد ربوہ نے اسی نسبت سے بڑھنا ہے۔ نقشہ تیار ہو چکا ہے۔ اس بابرکت مسجد کے لئے مجلس مشاورت نے ایک لاکھ روپیہ کا بجٹ سال رواں کے لئے منظور فرمایا ہے۔ یہ رقم امرائے ضلع اور امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ کے ذریعہ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد "امانت جامع مسجد ربوہ" آنی چاہیئے۔

نظارت اصلاح و ارشاد کو اطلاع آنی ضروری ہے کہ اس قدر رقم فلاں جماعت کی طرف سے بھجوائی جارہی ہے۔ رقم موصول ہونے پر صدر انجمن احمدیہ کی ہدایات کے ماتحت تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔ ولکلّ وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات۔ احباب فوری توجہ فرماویں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

احبابِ جماعت کا فرض

میٹرک پاس بچے جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے دولتمندوں اور درمیانی درجہ کے آدمیوں کو اس مدرسہ کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ اس کے ذریعہ ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں۔ اور ایسے مبلّغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل ہو سکیں اور علوم کی نہر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری کی ہے۔ منڈیروں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب اِدھر اُدھر بہہ کر ضائع نہ ہو جائے۔ اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں۔ اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں ضروری ہے۔ کہ جماعت کا ہر طبقہ اپنے بچوں کا مستقبل خدمتِ سلسلہ کے لئے پیش کرے۔ تاکہ انہیں جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلوا کر اور انہیں دینی تعلیم سے بہرہ ور کرکے بیرونی دنیا میں تبلیغ و تربیت کے لئے بھیجا جا سکے۔ جو دوست اس تحریک پر لبیک کہیں وہ اپنے بچوں کے نام اور ان کے ضروری کوائف سے وکالت تعلیم کو اطلاع دیکر ممنون فرماویں تاکہ اس پر مزید کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

قرارداد تعزیت

ممبران جماعت احمدیہ چک نمبر ۹/۷ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ کا یہ خصوصی اجلاس ماسٹر برکت علی صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۹/۷ کی وفات پر دلی اظہار افسوس کرتا ہے۔ ماسٹر صاحب مرحوم نے سیکرٹری مال کا کام نہایت تندہی سے کیا اور خود تحریک جدید کے اولین مجاہدین میں سے ۲۲

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا۔ کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ ۱۵/ بیس ۲۰/ زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم:۔ جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت میں لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم بیباق۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔

اوّل۔ زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم۔ اہل حرفہ کا۔ سوم۔ ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم۔ مختص بالذات۔ اوّل۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس ۵۰/ روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہونگے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب۔ حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔ والسلام۔

(ناظر تعلیم)

موجودہ پتہ درکار ہے

مکرم غلام احمد صاحب سجاد موصی نمبر ۵۸۹۰ ولد مولوی اللہ رکھا صاحب سابق ساکن ربوہ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ براہ کرم کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے والد محترم سید زمان شاہ صاحب ریٹائرڈ ایچ وی پی محلہ مستریاں جہلم کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کی طبیعت میں بے چینی اور گھبراہٹ بدستور پائی جاتی ہے۔ ضعف کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (سید بشیر احمد شاہ پسر سید زمان شاہ صاحب جہلم)

۲۔ میرے بھائی جان انیس احمد ولد سردار بشیر احمد صاحب ایکسین حافظ آباد کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن میو ہسپتال میں بروز اتوار ۲۱ جون ۶۲ء کو کامیابی سے ہوا۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ (امۃ النصیر بشیر احمد ۴۳ آریہ نگر لاہور)

۳۔ میں نے امسال انجنیئرنگ یونیورسٹی سے B.S.C (بی۔ ایس۔ سی) کے دوسرے سال کا امتحان دیا ہے۔ نیز میرے بڑے بھائی نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کا امتحان دیا۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (خاکسار محمود حسین دہلی روڈ۔ غلام احمد پارک لاہور چھاؤنی)

۲۲ تھے۔ مرحوم نے چار لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری علم الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹/۷ وممبران جماعت احمدیہ)

معاصرین سے :۔

اِسلام پر رحم کیجئے

چٹان ۲۲ جون ۶۴ء

نوٹ: بلا مزید ادارہ الفضل کا اس سے متفق ہونا ضروری نہیں،

کیا اسلام وہی ہے جو منبر و محراب پر بقول اقبال دو رکعت کے امام پیش کرتے اور نزاعی و فروعی مسئلوں کو خطابت کا روغن مل کر حقیقی اسلام کی حیثیت سے اچھالتے ہیں یا اسلام قرآن ہے اور قرآن گلدستہ طاق نسیاں ہے یا پھر اسلام سنت نبوی ہے اور سنت نبوی منبر و محراب کے سوداگروں نے ہتھیا رکھی ہے علامہ اقبال کا ایک تاریخی قول ہے کہ پچھلی کئی صدیوں سے مسلمانوں نے اسلام کی اتنی خدمت نہیں کی جتنی اسلام نے خود مسلمانوں کی حفاظت کی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ علماء کا وقار، عوام الناس میں اجتماعی طور پر ختم ہو رہا ہے اور نئی پود مذہبی طبقہ سے بری طرح برگشتہ ہوتی جاری ہے اگر علماء کی عزت ہے تو ان کی اپنی ذات کے باعث نہیں بلکہ اس کی اصل وجہ لوگوں کا اسلام اور پیغمبر اسلام سے والہانہ شغف ہے، یہی سبب ہے کہ عامۃ المسلمین من حیث المجموع ان افراد کی رہنمائی تسلیم کرتے ہیں جو اپنے آپ کو ان سے وابستہ کر لیتے ہیں۔

حقیقتاً علماء میں نیک لوگ بھی ہیں لیکن خال خال، الشاذ کالمعدوم جہاں تک اس جماعت کے فہم و فراست کا تدبر و تفکر کا تعلق ہے ان میں کوئی شاذ و نادر ہی ایسا ہوگا جو قبول عامہ کی مسند پر فائز ہو۔ اور لوگ اس کو ایک قومی وجود کے طور پر اپنی عقیدت و ارادت کا مرجع سمجھتے ہوں۔ ان لوگوں کا بنیادی دعویٰ یہ ہے کہ:۔

(۱) اسلام میں دین و سیاست کی کوئی تفریق نہیں۔ اور اگر ان سے پوچھا جائے کہ اس کا نقشہ تیار کیجئے اور یہ بتایئے کہ اس کی عملی صورت کیا ہے تو یہ لوگ گھٹنے ٹیک دیں گے۔ اس باب میں ان کی گفتار میں سلاست ضرور ہے مگر فراست نہیں۔ فرمایئے ہمارے ہاں اس وقت ایسا کوئی دینی پیشوا ہے جو حکومت کا اہل ہو جس کو اختیار سونپا جا سکے۔ علماء اس سے متفق ہوں۔ اس گروہ میں حسد کی جو فراوانی ہے وہ اللہ کی کسی دوسری مخلوق میں نہیں پائی جاتی۔

۲۔ یہ صرف آپس میں لڑ سکتے ہیں یا مسلمانوں کو لڑا کھاڑا پر لگا سکتے ہیں خود روح اسلام سے قطعاً نابلد ہیں۔

۳۔ انہیں اجتہاد کا فہم ہی عطا نہیں ہوا۔ یہ لوگ صرف تقلید کر سکتے یا اتباع کے معیار میں پراجمان ہو سکتے ہیں۔

۴۔ ان میں جو لوگ بزعم خویش صرف دین کے لئے ہیں وہ جانتے ہی نہیں کہ دنیوی سیاسیات کس بلا کا نام ہے پالیٹکس کے ایچ پیچ کیا ہوتے ہیں وہ صرف خانقاہوں یا حجروں میں مشیخیت کی زندگی بسر کرنے کے عادی ہیں ان کے نزدیک رسم و رہ خانقاہی ہی حرف آخر ہے

(۵) ان ہمہ صفت لوگوں کی اکثریت بلکہ عظیم اکثریت ایسی ہے جو امامت و خطابت و مشیخیت و طریقت کو کاروبار سمجھتی ہے اور لطف یہ ہے کہ اسے خدمت دین کا نام دیتی ہے

۶۔ ان لوگوں کے وعظ کھوکھلے خطبات بے جان اور اجتماع محض تماشا ہوتے ہیں جن کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ لے دے کے جلب منفعت ہے۔

۷۔ اس کے قطع نظر کہ دیہات و قصبات یا دور افتادہ اضلاع کی مسجدوں میں یہ لوگ کس قسم کے خطبات دیتے ہیں خود لاہور جیسے علمی و سیاسی شہر میں بھی ان کی حالت یہ ہے کہ دین کے نام پر لطائف بازی، شعر خوانی، تحریف کاری اور کافر سازی کا ناٹک رچاتے ہیں اور امت مرحومہ کو دکانداریوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۸۔ اس زمانہ میں جب انسان مریخ تک آگے نکل گیا ہے یہ ازمنہ وسطیٰ کی گم شدہ صدیوں کی سرتال میں بات چیت کرتے ہیں جو مرحوم ماضی کے متروکات کیا ہے

۹۔ ان کی اکثریت مداہنت پرست مصلحت پرور اور تعبیر و تاویل کے وہ عادی، مخلف فتاووں کی خود کاشتہ فصل ہے

۱۰۔ ان کے ظاہر و باطن میں فرق ہے، ان کے طرز عمل سے لوگوں کے برگشتہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جو کہتے ہیں، وہ کرتے نہیں اور جو کرتے ہیں وہ کہتے نہیں ان کا وجود ایک شرعی سانحہ ہے، دنیا دار لوگ کسی جگہ پر قلابازی کھاتے ہیں تو ان کی تصویر کا رنگ مسعود (غیر دینوی) ہوتا ہے اور وہ اس کی تعبیر بھی انہی پیمانوں سے کرتے ہیں۔ یہ لوگ قلابازی کھائیں تو شرعی جواز پیدا کر لیتے ہیں۔

۱۱۔ ان کے متبعین میں گنے چنے وہ لوگ ہوں گے جو صحیح مسلمان ہیں۔ ورنہ انہیں اسلام کا درست طور پر علم ہے اور جو قرآن و سنت کی روح کو سمجھتے ہیں ہمارا اپنا اندازہ ہے کہ سو میں مشکل تمام دو۔

۱۲۔ انھوں نے اپنے حلقوں کے مطابق اپنی شکلیں ڈھال لی ہیں اور ان کے نزدیک یہی اسلام ہے حالانکہ ان کے لباس کی بوقلمونیوں اور گروہ بندیوں کی بوالعجبیوں کا اسلام کی روح سے اتنا رشتہ بھی نہیں ہے جتنی ماکش کے دانے پر سفیدی ہوتی ہے۔

۱۳۔ ان کے نزدیک اسلام صرف ظواہر کی پرستش کا نام ہے داڑھی رکھنا سنت نبوی ہے اور سنت نبوی کا ترک جائز نہیں۔ لیکن سنت نبوی صرف داڑھی رکھنے۔ پائنچہ اونچا کرنے، خاص قطع کا کرتہ پہننے تہمند باندھنے مسواک کرنے سر مونڈنے کا نام نہیں۔ سنت نبوی میں غریبوں کی دستگیری۔ بیکسوں کی اعانت، بیواؤں کی دلجوئی یتیموں کی پرورش بھی ہے کتنے علماء کرام ہیں جو ہمسایہ کی بھوک میں حصہ دار ہیں۔ بیماروں کے کام آتے ہیں اور جب اسلام پر افتاد پڑتی ہے تو کلمۂ الحق کے پشتیبان بن جاتے ہیں جیسا کہ شروع میں عرض کیا ان میں سب ایسے نہیں معدودے چند اللہ والے بھی ہیں لیکن ننانوے فی صد ہے نا اللہ ایسے ہیں جو دین و شرع کا کاروبار کرتے ہیں۔ ان وارثان منبر و محراب میں ایک بھی رجل رشید ہے؟ جو رسول اللہ کی طرح پیٹ پر پتھر باندھتا ہو جس کی بیٹی مشکیزہ اٹھاتی اور چکی پیستی ہو، جس کے گھر میں رزق حلال ہو جو قرآن و حدیث کا بالواسطہ یا بلاواسطہ تاجر نہ ہو۔ رہا حق کی حق کی پشتیبانی اور حسین کی سرفروشی کا سوال تو یہ بہت دور کا مرحلہ ہے جس سے علماء کی موجودہ پود یکسر خالی ہے ہمارے یہ الفاظ اگر تلخ نہ ہوں تو ہم ان بزرگان کرام سے اتنا عرض کرنے کی اجازت چاہیں گے کہ بے شک اپنے پیٹوں کی حفاظت کیجئے لیکن اسلام پر رحم کیجئے وہ اس تماشے سے عاجز آچکا ہے۔ ہمارے وطن اور دنیا کے مسلمانوں کا فاصلہ ہے

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا اِرشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں میں جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقوم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

ولادت

میرے لڑکے عزیزم عبدالسمیع قریشی (ایس ڈی او محکمہ بجلی لاہور) کے ہاں اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۲/۵/۶۴ کو پہلا لڑکا عطا کیا ہے۔ نومولود محترمہ بیگم شفیع صاحبہ سبکتگین لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس بچہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

(خاکسار عبدالشکور قریشی ۔ رام گلی لاہور)

درخواست دعا

ملک محمد شفیع صاحب آف ننکانہ صاحب تقریباً ۸۔۹ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں، اور آجکل لاہور میں زیر علاج ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک منور احمد فضل عمر ریسرچ۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۹ جون۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری کی طبیعت ابھی تک نہیں سنبھل سکی۔ چنانچہ ڈاکٹروں نے ان سے ملاقات پر پابندی عاید کر دی ہے اب ان کے انتہائی قریبی رشتہ دار یا رفقاء ہی ان سے مل سکتے ہیں ان ذرائع نے انکشاف کیا کہ بھارتی وزیراعظم پرسوں کی رات کو دراصل دل کا دورہ پڑا تھا لیکن یہ دورہ اتنا شدید نہیں تھا اس کے بعد فوری طور پر ڈاکٹروں کے ایک بورڈ نے ان کا علاج شروع کر دیا گزشتہ چار برس میں انہیں دوسری مرتبہ دل کا دورہ پڑا ہے دریں اثنا سرکاری ذرائع یہ بتانے سے احتراز کر رہے ہیں کہ مسٹر شاستری پر دل کا دورہ پڑا ہے چنانچہ سرکاری طور پر صرف یہ کہا گیا ہے کہ نقاہت اور تھکن کے باعث مسٹر شاستری بیمار پڑ گئے ہیں اور انہیں ہلکا بخار ہو گیا ہے متذکرہ ذرائع نے کہا ہے کہ ڈاکٹروں نے مسٹر شاستری کو جو بستر سے اٹھ کر چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہیں دو تین ہفتہ تک مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے باخبر حلقوں کے مطابق ان کی حالت آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی ہے وزیراعظم کے سیکرٹریٹ کے ایک ترجمان نے کل صبح بتایا کہ مسٹر شاستری نے رات آرام سے گزاری اور تشویش کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

● **سری نگر** ۲۹ جون۔ گزشتہ روز ایک میلے میں جھگڑا ہو جانے کی وجہ سے شہر کے مختلف حصوں میں پانچ سے زائد افراد کا اجتماع خلاف قانون دے دیا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ اقدام دفعہ ۱۴۴ کے تحت کیا ہے اس جھگڑے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ شیخ محمد عبداللہ اور مولوی فاروق کے حامیوں نے موئے مبارک کی گمشدگی پر احتجاج کے لئے ایک جلوس نکالا۔ مگر ان دونوں گروہوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ پولیس کے مطابق ۲۸ افراد کو اندیشہ نقض امن کے تحت گرفتار کیا جا چکا ہے

● **لاہور** ۲۹ جون۔ کل مغربی پاکستان شدید گرمی کی لہر کی لپیٹ میں آ گیا سب سے زیادہ گرمی سرگودھا میں پڑی جہاں درجۂ حرارت ۱۱۸ تک پہنچ گیا۔ لاہور میں درجہ حرارت ۱۱۲ رہا راولپنڈی میں درجہ حرارت ۱۱۱ تھا۔ موجودہ موسم کے دوران راولپنڈی میں اب تک اتنی گرمی نہیں پڑی۔ بہاولپور میں درجہ حرارت ۱۱۲۔ لائل پور میں ۱۱۶ اور منٹگمری میں ۱۱۳ رہا۔ محکمہ موسمیات کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ صوبہ میں شمال مغربی علاقہ میں گرمی کی لہر کئی دن تک جاری رہنے کا امکان ہے ترجمان کے مطابق کوئٹہ میں طوفان کے آثار موجود ہیں اگر یہ آثار ختم ہو گئے تو گرمی کم ہو جائے گی۔

● **مری** ۲۹ جون۔ صدارتی کابینہ نے سابق سندھ کے طوفان زدہ علاقوں میں امدادی اقدامات کے لئے پچاس لاکھ روپے کی منظوری دی ہے کابینہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ضرورت پڑنے پر مرکزی حکومت طوفان سے متاثرہ افراد کی بحالی کے لئے مزید رقم مہیا کرے گی۔

کابینہ کا اجلاس کل یہاں صدر ایوب کی صدارت میں ہوا۔ دونوں صوبوں کے گورنروں نے بھی اجلاس میں شرکت کی گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے جو حال ہی میں طوفان زدہ علاقوں کا دورہ کر کے آئے ہیں طوفان بادوباراں سے ہونے والے نقصان کی تفصیل بیان کی اور بتایا کہ متاثرہ عوام کو کس قدر امداد کی ضرورت ہے۔

کابینہ نے آئندہ درآمدی مدت کے لئے پٹ سن اور چائے کی پالیسیوں کی بھی منظوری دی پٹ سن کا سال جولائی سے شروع ہو گا۔ جب کہ چائے کا سال اپریل سے شروع ہو چکا ہے

کابینہ نے چین اور ملائیشیا کے لئے تجارتی وفد کی تشکیل کی منظوری دی ہے اس وفد کی نیابت وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان کریں گے۔

● **نئی دہلی** ۲۹ جون۔ خیال ہے کہ بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری اگست کے آخر میں راولپنڈی آئیں گے بعد میں صدر محمد ایوب خان ستمبر کے آخر تک نئی دہلی جائیں گے دونوں رہنما کشمیر اور دوسرے حل طلب مسائل پر گفتگو کریں گے اس موقعہ پر شیخ عبداللہ بھی راولپنڈی اور نئی دہلی میں موجود ہوں گے۔

● **واشنگٹن** ۲۹ جون۔ امریکی ری پبلکن پارٹی نے آئندہ صدارتی انتخاب کے موقعہ پر مشرق بعید اور جنوب مشرقی ایشیا میں امریکہ کی ڈیموکریٹک حکومت کی پالیسیوں پر کڑی نکتہ چینی کی ہے ری پبلکن پارٹی کی پالیسی پر مشتمل ایک مفصل بیان میں حکومت کی سخت مذمت کی گئی ہے کہ اس ۱۹۶۲ء میں بھارت اور چین کی آویزش شروع ہونے پر کشمیر کا تنازعہ ختم کرنے پر زور دیئے بغیر بھارت کو دھڑا دھڑ فوجی امداد دینا شروع کر دی جس سے پاکستان کو جائز طور پر صدمہ پہنچا بیان میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ جب چین نے اکتوبر ۱۹۶۲ء میں بھارتی سرحد پر حملہ کیا تو ضرورت اس امر کی تھی کہ بھارت پر زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈال کر اسے کشمیر کے مسئلہ پر امریکہ کے حلیف پاکستان سے سمجھوتہ کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا اس کے بجائے امریکی حکومت نے بھارت کو فوجی امداد مہیا کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنے آپ کو فوجی امداد کا پابند کرنے کے بعد امریکہ نے کشمیر کے بارے میں بات چیت کرنے کے سلسلہ کی سفارش کی بیان کیا گیا ہے کہ بھارت پر حملہ کے بعد اسے فوجی امداد دینے پر کسی کو بھی اعتراض نہیں ہو سکتا لیکن فوجی امداد پہنچانے سے پہلے تدبر کا تقاضا یہ تھا کہ کشمیر کا تنازعہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق سلجھانے پر زور دیا جاتا اگر پاکستان و بھارت میں مفاہمت ہو جاتی تو بھارت کو اپنی فوجوں کا بیشتر حصہ پاکستان کی سرحد پر متعین کرنے کی ضرورت نہ رہتی

● **روم** ۲۹ جون — اٹلی کی کولیشن حکومت کو گزشتہ روز ایوان نمائندگان میں بجٹ پر بحث کے دوران اپوزیشن کے مقابلہ میں شکست ہوئی۔ حکومت کی جانب سے مطالبہ زر پیش کیا گیا لیکن کولیشن میں شامل سوشلسٹ اور ری پبلکن پارٹی کے ارکان نے مخالفت میں ووٹ دیئے۔ ایوان نمائندگان میں ۴۸۱ ارکان میں سے ۲۲۸ نے حکومت کے خلاف ووٹ دیئے۔

وزیراعظم آسلو مارو نے ایوان کو بتایا کہ اس شکست کے بعد ان کی کابینہ مستعفی ہو جائے گی۔ تاہم آپ نے اپیل کی کہ جنرل بجٹ پر بحث جاری رہے اور اسے منظور کر لیا جائے۔ سپیکر نے ان کی اپیل کو منظور کر لیا اور نئی حکومت کے قیام تک بجٹ پر کارروائی جاری رہے گی۔

● **سنگاپور** ۲۹ جون — برطانوی فضائیہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت برطانیہ ملائیشیا کو زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل فراہم کرے گی۔ حکومتِ ملائیشیا نے شمالی بورنیو میں انڈونیشی چھاپہ ماروں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے انسداد کے لئے علاقہ میں مزید فوج بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

● **سنگاپور** ۲۹ جون — سنگاپور کی چینی یونیورسٹی پر کل پولیس نے اچانک چھاپے مارے اور ۱۳ طلباء کو گرفتار کر لیا ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ وفاق ملائیشیا کے خلاف تخریبی کارروائیوں میں مصروف تھے۔

وزیر داخلہ داتو اسمٰعیل نے ان گرفتاریوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا مقصد سازشیں کرنا اور عوام میں افواہیں پھیلانا ہے حکومت یہ برداشت نہیں کر سکتی۔

● **راولپنڈی** ۲۹ جون — پاکستان مسلم لیگ کے نائب صدر مسٹر عبد الجبار خاں نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ صدر ایوب صدارتی انتخاب کے مقابلہ میں مشرقی پاکستان سے ۹۰ فیصد ووٹ حاصل کریں گے اور اسمبلیوں کے انتخابات میں مسلم لیگی امیدواروں کی بھاری اکثریت کامیاب ہو گی۔

مسٹر عبد الجبار نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کے مقابلہ میں کوئی منظم سیاسی جماعت نہیں ہے۔ قومی جمہوری محاذ کے مختلف عناصر جو نعرے لگا رہے ہیں وہ ان کی بنیاد پر عوام کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

● **سرگودھا** ۲۹ جون — حکومت مغربی پاکستان نے سرگودھا ڈویژن میں تین رہائشی سکیموں کی منظوری دے دی ہے جن پر چھ کروڑ روپے سے زائد لاگت آئے گی۔ ان سکیموں کی تکمیل سے ڈویژن کے چاروں اضلاع میں ان لوگوں کو آباد کر دیا جائے جو ناگفتہ بہ حالت میں سڑکوں کے کنارے اور جھونپڑیوں میں رہتے ہیں یہ بات یہاں کمشنر سرگودھا ڈویژن مسٹر حامد رضا نے ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔

مسٹر حامد رضا نے بتایا کہ ان تینوں سکیموں کے تحت ڈویژن میں ۴ ہزار ۲۶۳ مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔ یہ رہائشی سکیمیں ۲۸۹ ایکڑ رقبہ پر خالی مقامات و سائل سے تعمیر کی جائیں گی۔ ایک ادارہ قائم کیا جائے گا جو منافع کے بغیر مکان تعمیر کرنے کا کام جاری کرے گا تین قسم کی بستیاں تعمیر کی جائیں گی۔ ایک سرکاری ملازموں کے لئے۔ دوسری کم آمدنی والے لوگوں کے لئے اور تیسری ڈویژنل کالونی ہو گی اس میں وہ لوگ آباد ہوں گے جو ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں کام کریں گے۔ یہ لوگ اپنے بنگلے خود تعمیر کریں گے۔

● **پشاور** ۲۹ جون — پشاور ڈویژن کے دیہی علاقوں میں پانی مہیا کرنے کے بارہ منصوبوں کے لئے بتیس لاکھ اٹھائیس ہزار روپے منظور کئے گئے۔ ان منصوبوں پر آئندہ مالی سال کے دوران کام شروع کیا جائے گا۔ پانچ لاکھ سولہ ہزار کی ایک رقم ضلع ہزارہ میں مانسہرہ کے علاقہ میں پانی مہیا کرنے کے لئے منظور کی گئی ہے۔

یہ منصوبے دو سال کے اندر اندر مکمل کئے جائیں گے۔

● **لندن** ۲۹ جون — بی بی سی نے انکشاف کیا ہے کہ روس جنوب مشرقی ایشیا میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے لئے بھارت اور انڈونیشیا کو بھاری تعداد میں فوجی امداد دے رہا ہے اور دونوں ملکوں کو کم و بیش پچیس پچیس کروڑ پونڈ سے زیادہ امداد دی جا چکی ہے بی بی سی نے کل ایک تبصرہ نشر کیا جس میں یہ بات بتائی گئی ہے۔

حضرت میاں غلام قادر صاحبؓ کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

آپ نے تین بیٹیاں اور چار فرزند (مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ، مکرم فضل حسین صاحب، مکرم سلطان احمد صاحب اور مکرم محمد حسن صاحب) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ الفضل مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ اُن کے دیگر برادران ہمشیرگان اور دیگر اعزہ کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ مولیٰ کریم حضرت میاں غلام قادر صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین۔

درخواستِ دعا

میرے والد محترم سید زمان شاہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم کی صحت بہت کمزور ہو چکی ہے عام حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید بشیر احمد جہلم)